مردم شماری ۱۹۴۱ء

حکومت کی طرف سے ہندوستان کی مردم شماری کا کام بعض صوبوں میں شروع ہو چکا ہے دوسرے صوبوں میں بھی اسی فروری کے مہینہ میں شروع ہو جائیگا اور پہلی مارچ تک تمام ہندوستان میں ختم ہو جائیگا۔ جن صوبوں میں ابھی یہ کام باقی ہے ان کی آگاہی اور تنبیہ کیلئے یہ مضمون لکھا جا رہا ہے۔ جو لوگ خود اس مضمون کو پڑھیں ان سے میری درخواست ہے کہ وہ دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی جو جاہل ہیں یہ مضمون پڑھکر سنائیں۔ اور ان کو اچھی طرح سمجھا دیں کہ اس مضمون کا کیا مقصد ہے اور ان کو اس پر کس طرح عمل کرنا چاہئے۔

مسلمانو! ابھی ابھی بقرعید کا مہینہ گذرا ہے، اور اب یہ محرم کا مہینہ شروع ہوا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ بقرعید اور محرم پر خاص طور سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد اور جھگڑے ہوتے ہیں۔ ان جھگڑوں میں مسلمان ہی مارے جاتے ہیں انھیں کا نقصان بھی زیادہ ہوتا ہے، لیکن جب مقدمے کی باری آتی ہے تو بھی زیادہ پھنستے بھی ہیں، جیلخانے بھی یہی زیادہ جاتے ہیں۔ سزا بھی انھیں کو زیادہ بھگتنی پڑتی ہے اسلئے کہ شروع سے لیکر آخر تک جتنے حکام اور سرکاری ملازم ہوتے ہیں ان میں تمام ہندو بھرے ہوتے ہیں۔ کہیں کہیں اگر ایک آدھ مسلمان ہوتے بھی ہیں تو وہ ہندو افسروں کے دباؤ کی وجہ سے کچھ کر نہیں سکتے۔ ہندو حکام ہندوؤں کا پاس کرکے معاملہ کو شروع ہی سے اس طرح چلاتے ہیں کہ عدالت میں مسلمان ہی قصور وار بنجاتے ہیں اور پھر انکو اسکی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔

ذرا ایک نظر دوڑاؤ اور دیکھو کہ ڈاکخانوں میں، ریلوے میں، پولیس میں، ہسپتالوں میں، عدالتوں میں، ڈسٹرکٹ بورڈوں میں، میونسپلٹیوں میں، کونسلوں، اسمبلیوں میں، کارخانوں میں، بینکوں میں، غرض جتنے بھی سرکاری محکمے اور سرکاری ملازمتیں ہیں، ان میں مسلمان کتنے ہیں اور ہندو کتنے شاید دس بیس میں قسمت سے کوئی مسلمان پہنچ گیا ہو، ورنہ سب ہندو ہی ہندو یا عیسائی وغیرہ بھرے ہیں لیکن اب حکومت کی طرف سے یہ انتظام ہونیوالا ہے کہ تمام ملازمتیں وغیرہ ہر قوم کو اسکی تعداد کے لحاظ سے ملیں گی۔ اب یہ مردم شماری اسی لئے ہو رہی کہ سب قوموں کی صحیح صحیح تعداد معلوم ہو جائے اور انکو ہر قسم کے حقوق ان کی تعداد کے مطابق دیئے جائیں۔ اسلئے ہندو جہاں پہلے ہی سے زیادہ ہیں۔ مثلاً یو، پی، سی پی، مدراس وغیرہ، وہاں تو خیر ہیں ہی۔ لیکن جہاں انکی تعداد مسلمانوں سے کم ہے مثلاً بنگال، پنجاب، صوبہ سرحد وغیرہ وہاں کیلئے بڑی بڑی چالیں چل رہے ہیں کہ ان صوبوں میں بھی اپنی تعداد زیادہ دکھادیں۔ اسلئے مسلمانوں کو بڑی مستعدی اور ہشیاری سے اپنی مردم شماری کرانی چاہئے۔ کوشش کرنی چاہئے کہ گاؤں میں بلکہ اردگرد کے گاؤں میں بھی کوئی مسلمان ایسا نہ رہ جائے جو درج نہ ہو۔ اپنے گھر کے بچوں، عورتوں، مردوں، بوڑھوں، جوانوں سب کی ٹھیک ٹھیک تعداد لکھوانی چاہئے۔ بعض جگہ یہ افواہ اڑائی گئی ہے کہ یہ مردم شماری ٹیکس بڑھانے کیلئے اور فوج میں آدمی بھرتی کرنے کیلئے ہو رہی ہے، لیکن یہ محض مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے غلط بات پھیلائی جا رہی ہے مسلمانوں کو اس فریب میں نہیں آنا چاہئے۔

یہ بھی یاد رکھئے کہ مردم شماری کرنیوالے بھی عام طور سے ہندو ہی ہیں (باقی مضمون صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیے)